سوال

(307) وراثت کا ایک مسئلہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی ۱۹۷۷ء میں فوت ہوا، اس کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں، ان میں سے ایک شادی شدہ بیٹی اپنے باپ کی وفات سے پہلے ۱۹۷۵ء میں فوت ہو گئی، اب اس کی اولاد اپنے نانا کی جائیداد سے حصہ مانگتے ہیں، کیا باپ سے پہلے فوت ہونے والی بیٹی کی اولاد کو اپنے نانا کی جائیداد سے حصہ ملے گا یا نہیں، اگر ملتا ہے تو کتنا حصہ دیا جائے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کسی کی جائیداد سے بطور وراثت حصہ لینے کی شرط یہ ہے کہ وہ مورث کی وفات کے وقت زندہ موجود ہو، اگر کوئی کسی کی وفات سے پہلے فوت ہو جاتا ہے تو وہ خود بخود جائیداد سے کٹ جاتا ہے اور اسے وراثت سے حصہ نہیں دیا جاتا۔ اس لیے صورت مسؤلہ میں فوت شدہ بیٹی کی اولاد کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ اپنے نانا کی زندگی میں فوت ہونے والی بیٹی جو ان کی والدہ ہے کا حصہ طلب کریں، ان کا کوئی حصہ نہیں ہے اور نواسے نواسی کی حیثیت سے بھی ان کا کوئی حصہ نہیں۔ کیونکہ قریبی رشتہ دار کی موجودگی میں دور والے رشتہ دار محروم ہوتے ہیں، جیسا کہ بیٹے کی موجودگی میں پوتے محروم ہوتے ہیں، اسی طرح بیٹیوں کی موجودگی میں نواسے اور نواسیاں محروم ہوتی ہیں۔ چنانچہ امام بخاریؒ نے ایک عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے: 'پوتے کی میراث کا بیان جبکہ بیٹا زندہ نہ ہو۔'' [1]

اس کے بعد امام بخاری رحمة اللہ علیہ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے ایک فتویٰ کا حوالہ دیا ہے کہ بیٹے کی موجودگی میں پوتا محروم ہوتا ہے۔ اس سلسلہ میں ایک حدیث بھی بیان کی جاتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مقررہ حصہ لینے والے حقداروں کو ان کا حصہ دو اور جو بچ جائے وہ میت کے قریبی مذکر رشتہ دار کا ہے۔'' [2]

اس حدیث سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ قریبی رشتہ دار کی موجودگی میں دور والے رشتہ دار محروم ہوتے ہیں۔ اس بنا پر صورت مسؤلہ میں مرحوم کے نواسے نواسیاں وراثت سے محروم قرار پاتے ہیں کیونکہ مرحوم کی اولاد موجود ہے اور وہ اپنی ماں کے حصہ کا مطالبہ بھی نہیں کر سکتے کیونکہ وہ حصہ کا حقدار بننے سے قبل ہی وفات پا گئی تھیں۔ وراثت میں زندہ رشتہ دار شریک ہوتے ہیں، کسی کی زندگی میں وفات پانے والا کوئی بھی رشتہ دار اس کی جائیداد سے محروم رہتا ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] بخاری، الفرائض باب نمبر ۷۔

[2] بخاری، الفرائض، ۶۷۳۵۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:283

محدث فتویٰ